اُردُو ترجمہ

کشف المحجوب

منقولہ حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ، بسال ۶۶۴ھ

جو

پروفیسر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع (ستارۂ پاکستان)

سابق پرنسپل اورینٹل کالج، لاہور — و — صدر اُردُو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، لاہور

کے کتب خانے میں محفوظ ہے

مترجم

الیف - ڈی - گوہر

بسعی و اہتمام

احمد ربانی ایم - اے

نام کتاب	(ترجمہ اردو) کشف المحجوب
مترجم	ایف - ڈی - گوہر
طابع و ناشر	احمد ربانی ایم - اے
مطبع	مزدور پرنٹنگ پریس، رائل پارک لاہور
کاتب	رحیم محمد شفیع - ادارہ کتابت چوک دال گراں - لاہور
قیمت	۲۵ روپے
ملنے کا پتہ	احمد ربانی ۲۴ میکلین روڈ - لاہور

قال المرء مع من احبّ"۔ دوستانِ حق دونوں عالم کی بزرگی کے حق دار ہیں کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوگا"۔

دوستانِ حق دنیا و عقبیٰ میں حق تعالیٰ کے ساتھ ہیں اور جو حق تعالیٰ کے ساتھ ہیں انہیں کوئی گھاٹا نہیں۔ دنیا کا شرف یہ ہے کہ حق تعالیٰ ان کے ساتھ ہے اور آخرت کا یہ کہ وہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے۔

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں "محبت کی حقیقت نہ جفا سے کم ہوتی ہے نہ عطا و مرحمت سے زیادہ ہوتی ہے"۔ کیونکہ یہ دونوں پہلو محبت کے اسباب ہیں۔ اور اسباب اصل چیز کے ہوتے ہوئے بے سروپا ہوتے ہیں۔ دوست سے پہنچی ہوئی مصیبت دوست کے لیے وجہ مسرت ہوتی ہے۔ محبت کی راہ میں جفا و وفا کا کوئی فرق نہیں۔ محبت حاصل ہو تو جفا بھی وفا اور وفا بھی جفا ہے۔

مشہور ہے کہ شبلیؒ کو تہمتِ جنون میں شفاخانے میں داخل کر دیا گیا۔ کچھ لوگ زیارت کے لیے آئے۔ آپ نے فرمایا
ص ۳۴۵/۲۳۲ "تم لوگ کون ہو؟" لوگوں نے کہا "آپ کے دوست"۔ آپ نے ان پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ سب بھاگ گئے۔ آپ نے فرمایا "اگر تم میرے دوست ہوتے تو راہِ فرار کیوں اختیار کرتے بلکہ میری اس زیادتی پر صبر کرتے"۔ دوست تو دوست کی دی ہوئی تکلیف سے نہیں بھاگا کرتے۔ الغرض اس موضوع پر بہت سی باتیں ہیں۔ میں اسی قدر بیان کرنا پسندیدہ سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کشف حجاب ششم۔ زکوٰۃ

حق تعالیٰ نے فرمایا: اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"۔ اس سے متعلق بہت سی آیات و احادیث ہیں۔ زکوٰۃ" ارکان و فرائض اسلام میں شامل ہے۔ جس پر واجب ہو اس پر واجب ہے اور اس سے روگردانی روا نہیں۔ زکوٰۃ اتمام نعمت پر واجب ہوتی ہے یعنی جب ۲۰۰ درہم جو نعمتِ تمام ہے کسی کے تصرف میں ہوں اور ایک سال گذرنے کے باوجود ان کی ضرورت نہ پڑے تو اس پر پانچ درھم زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ بیس دینار سونا بھی نعمت تمام ہے اور اس پر نیم دینار واجب الادا ہے۔ پانچ اونٹ بھی نعمتِ تمام ہے اور اس پر ایک بھیڑ یا بکری زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ باقی جو اموال اسی طرح ہوں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ یاد رکھو مال کی طرح "مرتبہ" پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ وہ بھی نعمتِ تمام

ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "حق تعالیٰ نے تمہارے اوپر جاہ و مرتبہ کی زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جس طرح مال کی زکوٰۃ فرض ہے۔" اور نیز فرمایا "ہر چیز کی زکوٰۃ ہے مثلاً گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔" زکوٰۃ در حقیقت شکرِ نعمت ہے۔ تندرستی بڑی نعمت ہے۔ ہر عضو کی زکوٰۃ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو مشغولِ عبادت رکھے۔ اور صرف کھیل کود کے لیے وقف نہ کر دے تاکہ زکوٰۃِ نعمت کا حق ادا ہو۔ باطنی نعمتوں کی بھی زکوٰۃ ہے۔ سب کی حقیقت احاطہ بیان میں نہیں آسکتی۔ جو چیز بھی کثرت سے ہو اس کی کثرت کے مطابق زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ دراصل ظاہری اور باطنی نعم کا عرفان ہے۔ جب بندہ سمجھتا ہے کہ اس پر نعمتِ حق تعالیٰ بے شمار ہے تو وہ شکرِ نعمت بھی بے حساب کرتا ہے بے حساب شکرِ نعمت بھی بے حساب نعمت ہے۔ ص ۳۲۵/۴۳۳

اہلِ تصوّف کے نزدیک مالِ دنیا کی زکوٰۃ کچھ ایسی قابلِ ستائش نہیں ہوتی۔ بخل انسان کے لیے مذموم ہے اور دو سو درہم بچا کر اپنی ملکیت میں سال بھر محفوظ رکھنا مکمل بخل ہے۔ اور اس کے بعد صرف پانچ درہم از راہِ زکوٰۃ نکالنا؟ اہلِ کرم مال بانٹتے ہیں اور سخاوت کرتے رہتے ہیں زکوٰۃ ان پر کس طرح واجب ہو سکتی ہے۔

کہتے ہیں کسی عالم نے از راہِ آزمائش حضرت شبلیؒ سے زکوٰۃ سے متعلق مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا جب بخل موجود ہو اور مال حاصل ہو تو دو سو درہم میں سے پانچ دینے واجب ہیں یعنی تمہارے مذہب کے مطابق بیس دینار میں سے نصف دینار دینا چاہیئے۔ میرے مذہب میں کوئی ملکیت ہی نہیں بنانا چاہیئے تاکہ زکوٰۃ کے معاملہ میں آزاد ہو جائے۔ یہ سن کر اس عالم نے دریافت کیا اس مسئلہ میں آپ کا امام کون ہے؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضہ۔ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب راہِ حق میں دے دیا۔ اور جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا "اپنے اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑا؟" عرض کی "اللہ اور اس کا رسول" حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک شعر روایت ہے:

"مجھ پر مال کی زکوٰۃ واجب نہیں اور کیا سخی پر زکوٰۃ واجب ہوا کرتی ہے؟"

اہلِ کرم کا مال خرچ کے لیے ہوتا ہے اور ان کا خون معاف ہوتا ہے۔ نہ وہ مال میں بخل کرتے ہیں نہ خون پر خصومت کیونکہ ان کی ملک ہی میں کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی جہالت کا مرتکب ہو اور یہ کہے کہ میرے پاس مال ہی نہیں لہٰذا مجھے زکوٰۃ سے متعلق علم کی ضرورت نہیں تو یہ سخت غلطی ہے۔ علم حاصل کرنا ہر مومن پر فرض ہے اور علم سے روگرداں ہونا کفر ہے۔ دورِ حاضر کی خرابیوں میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ نیکی اور فقر کے مدعی اپنی جہالت میں رہ کر علم سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ ایک ص ۳۲۶/۴۳۴